غزلیں

ظفر اقبال ظفر

○

آئینہ دیکھیں نہ ہم عکس ہی اپنا دیکھیں
جب بھی دیکھیں تو ہم اپنے کو اکیلا دیکھیں

موم کے لوگ کڑی دھوپ میں بیٹھے ہیں
آؤ اب ان کے پگھلنے کا تماشا دیکھیں

تب یہ احساس ہمیں ہوگا کہ خواب ہے سب
بند آنکھوں کو کریں خواب کی دنیا دیکھیں

بات کرتے ہیں تو نشتر سا اُتر جاتا ہے
اب وہ لہجے کی تمازت کا جنازا دیکھیں

تونے نظریں نہ ملانے کی قسم کھائی ہے
آئینہ سامنے رکھ کر ترا چہرا دیکھیں

کوئی بھی شے حسیں لگتی نہیں جب تیرے سوا
یہ بتا شہر میں ہم تیرے سوا کیا دیکھیں

قتل اور خوں کے مناظر ہیں جو بستی بستی
کیسے انسانوں کی دنیا کا تماشا دیکھیں

اتنا ویرانی سے رشتہ ہے ظفر اپنا اب
خواب کی دنیا میں بھی صحرا ہی صحرا دیکھیں

170، خیل دار فتح پور، (یوپی)، موبائل: 8381955922

ڈاکٹر جلال اصغر فریدی

○

جینا محال لگتا ہے تیرہ فضاؤں میں
یہ کس نے زہر گھول دیا ہے ہواؤں میں

اُلجھا دیا ہے کس نے مِرا گیسوئے خیال
ٹھہرا ہوا ہے کون مرے دل کے گاؤں میں

اَب بھی مرے وجود کا بھیگا ہوا بدن
آرام چاہتا ہے کہیں دھوپ چھاؤں میں

پہلے ہی مجھ کو کرنا تھا خوابوں کا تجزیہ
تعبیر نکلی تھی نظر کی رِداؤں میں

یہ چلتے چلتے کیسے گزرگاہ تھم گئی
حلقہ بگوش کون تھا ٹوٹی صداؤں میں

آنکھوں میں اضطراب لیے جاگتا رہا
میں نیند چھوڑ آیا تھا خوابیدہ گاؤں میں

فریدی منزل، کلیانی، مظفر پور (بہار)، موبائل: 7488336042